49884- نصف شعبان کے بعد قضائے رمضان کے روزے رکھنے میں کوئی حرج نہیں

سوال

حمل اورولادت کی وجہ سے میرے ذمہ گزشتہ رمضان کے بہت سارے روزے تھے ، الحمدللہ میں نے اس کی قضاء میں روزے رکھے اورصرف سات باقی بچے جن میں سے تین تونصف شعبان کے بعد رکھے ، اوررمضان سے قبل باقی بھی مکمل کرنا چاہتی ہوں ۔
میں نے آپ کی ویب سائٹ پرپڑھا کہ نصف شعبان کے بعد روزے رکھنے جائزنہیں صرف عادتا روزے رکھنے والے کے جائزہیں مجھے آپ معلومات فراہم کریں اللہ تعالی آپ کو مستفید فرمائے میں معلوم کرنا چاہتی ہوں کہ کیا میں اپنے باقیماندہ روزے بھی کرلوں کہ نہیں ؟ اوراگرجواب نفی میں ہوتوان تین ایام کے روزوں کا حکم کیا ہے آیا مجھے اس کی دوبارہ قضاء کرنا ہوگی کہ نہیں ؟

پسندیدہ جواب

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے کہ آپ نے فرمایا :

(نصف شعبان کے بعد روزے نہ رکھو) سنن ابوداود حدیث نمبر (3237) سنن ترمذی حدیث نمبر (738) سنن ابن ماجہ حدیث نمبر (1651) علامہ البانی رحمہ اللہ تعالی نے اسے صحیح ترمذی میں صحیح قرار دیا ہے ۔

اس نہی سے مندرجہ ذیل مستثنی ہیں :

1– جسے روزے رکھنے کی عادت ہو، مثلا کوئی شخص پیر اور جمعرات کا روزہ رکھنے کا عادی ہوتووہ نصف شعبان کے بعد بھی روزے رکھے گا ، اس کی دلیل نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا مندرجہ ذیل فرمان ہے :

(رمضان سے ایک یا دو یوم قبل روزہ نہ رکھولیکن جوشخص روزہ رکھتا ہووہ رکھ لے) صحیح بخاری حدیث نمبر (1914) صحیح مسلم حدیث نمبر (1082) ۔

2– جس نے نصف شعبان سے قبل روزے رکھنے شروع کردیے اورنصف شعبان سے پہلے کو بعدوالے سے ملادیا تو یہ نہی میں نہیں آئے گا اس کی دلیل عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا کی حدیث ہے جس میں وہ بیان کرتی ہیں کہ :

(نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تقریبا سارا شعبان ہی روزے رکھتے تھے صرف تھوڑے سے ایام کے علاوہ باقی پورا مہینہ ہی روزے رکھتے تھے) صحیح بخاری حدیث نمبر (1970) صحیح مسلم حدیث نمبر (1156) ۔

امام نووی رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں :

قولھا : (نبی صلی اللہ علیہ وسلم سارا شعبان ہی روزہ رکھتے تھے صرف تھوڑے ایام کے علاوہ باقی سارا مہینہ ہی روزہ رکھتے تھے) دوسرا جملہ پہلے کی تفسیر ہے اوران کے قول کلہ کا معنی مہینہ کا اکثر ہے ۔ اھ

تو یہ حدیث نصف شعبان کے بعد روزے رکھنے کے جواز پر دلالت کرتی ہے لیکن اس کے لیے جو پہلے نصف کو دوسرے نصف سے ملائے ۔

3–اس سے رمضان کی قضاء میں روزے رکھنے والا بھی مستثنی ہوگا ۔

امام نووی رحمہ اللہ تعالی اپنی کتاب المجموع میں کہتے ہیں :

ہمارے اصحاب کا کہنا ہے : بلااختلاف رمضان کے یوم الشک کا روزہ رکھنا جائز نہیں ۔ ۔ ۔ لیکن اگر اس میں قضاء یا نذر یا کفارہ کا روزہ رکھا جائے تو جائز ہوگا ، اس لیے کہ جب اس میں نفلی روزہ رکھا جاسکتا ہے تو فرضی روزہ رکھنا بالاولی جائز ہوگا ۔ ۔ ۔

اور اس لیے بھی کہ جب اس پر گزشتہ رمضان کے روزہ کی قضاء باقی ہو تو اس پر یہ روزہ رکھنا تو متعین ہوچکا ہے ، کیونکہ اس کی قضاء کے لیے وقت تنگ ہے ۔ اھ

دیکھیں : المجموع للنووی (399/6) ۔

یوم الشک وہ ہے جب انتیس شعبان کو مطلع ابر آلود ہونے کی بنا پر چاند نہ دیکھا جاسکتا ہو تو تیس شعبان کو یوم الشک قرار دیا جائے گا ، اس لیے کہ یہ مشکوک ہے کہ آیا یہ شعبان کا آخری دن ہے یا کہ رمضان کا پہلا دن ۔

جواب کا خلاصہ یہ ہے کہ :

شعبان کے نصف ثانی میں قضاء کے روزے رکھنے میں کوئی حرج نہیں ، اور ایسا کرنا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی شعبان کے آخر میں روزہ رکھنے والی نہی میں شامل نہیں ہوتا ۔

اس لیے ہم یہ کہیں گے کہ آپ کے تین روزے صحیح ہیں اور آپ باقی روزے بھی رمضان سے قبل ہی مکمل کرلیں ۔

واللہ اعلم .